١

يَا عَيْنَ فَيْضِ اللّٰهِ وَ الْعِرْفَانِ   يَسْعٰى اِلَيْکَ الْخَلْقُ کَالظَّمْاٰنِ

اے اللہ کے فیض وعرفان کے چشمے! خلقت تیری طرف پیاسے کی طرح دوڑ رہی ہے۔

يَا بَحْرَ فَضْلِ الْمُنْعِمِ الْمَنَّانِ   تَهْوِیْ اِلَيْکَ الزُّمَرُ بِالْکِيْزَانِ

اے انعام واحسان کرنے والے خدا کے فضل کے سمندر! لوگوں کے گروہ کوزے لئے ہوئے تیری طرف لپکے آ رہے ہیں۔

يَا شَمْسَ مُلْکِ الْحُسْنِ وَ الْاِحْسَانِ   نَوَّرْتَ وَجْهَ الْبَرِّ وَ الْعُمْرَانِ

اے حسن واحسان کے ملک کے آفتاب! تونے بیابانوں اور آبادیوں کے چہرے کو منوّر کر دیا ہے۔

قَوْمٌ رَأَوْکَ وَ اُمَّةٌ قَدْ اُخْبِرَتْ   مِنْ ذٰلِکَ الْبَدْرِ الَّذِیْ اَصْبَانِیْ

ایک قوم نے تو تجھے دیکھا ہے اور ایک امت نے خبر سنی ہے اس بدر کی جس نے مجھے (اپنا) عاشق بنا دیا ہے۔

يَبْکُوْنَ مِنْ ذِکْرِ الْجَمَالِ صَبَابَةً   وَ تَاَلُّمًا مِّنْ لَّوْعَةِ الْهِجْرَانِ

وہ تیرے حسن کی یاد میں بوجہ عشق کے (بھی) روتے ہیں اور جدائی کی جلن کے دُکھ اٹھانے سے بھی۔

وَأَرَی الْقُلُوْبَ لَدَی الْحَنَاجِرِ کُرْبَةً   وَأَرَی الْغُرُوْبَ تُسِيْلُهَا الْعَيْنَانِ

اور میں دیکھتا ہوں کہ دل بیقراری سے گلے تک آ گئے ہیں اور میں دیکھتا ہوں آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں۔

يَا مَنْ غَدَا فِیْ نُوْرِهٖ وَضِيَائِهٖ   کَالنَّيِّرَيْنِ وَنُوِّرَ الْمَلَوَانِ

اے وہ ہستی جو اپنے نور اور روشنی میں مہر و ماہ کی طرح ہوگئی ہے اور رات اور دن منوّر ہو گئے ہیں۔

يَـا بَـدْرَنَـا يَـا اٰيَـةَ لـرَّحْـمٰـنِ أَهْدَى الْهُدَاةِ وَأَشْجَعَ الشُّجْعَانِ

اے ہمارے کامل چاند! سب راہنماؤں کے راہنما اور سب بہادروں سے بہادر۔

اِنِّـیْ أَرٰی فِـیْ وَجْهِکَ الْـمُتَهَـلِّـلِ شَـأْنًـا يَّفُوْقُ شَمَـائِلَ الْإِنْسَـانِ

بے شک میں تیرے درخشاں چہرے میں دیکھ رہا ہوں ایک ایسی شان جو انسانی خصائل پر فوقیت رکھتی ہے۔

وَقَدِ اقْتَفَاکَ أُولُو النُّهٰی وَبِصِدْقِهِمْ وَدَعُـوْا تَـذَکُّـرَ مَـعْهَدِ الْاَوْطَـانِ

بے شک دانشمندوں نے تیری پیروی کی ہے اور اپنے صدق کی وجہ سے انہوں نے وطنوں کی یاد بھلا دی ہے۔

قَـدْ اٰثَـرُوْکَ وَفَـارَقُوْا أَحْبَـابَهُمْ وَ تَبَـاعَـدُوْا مِـنْ حَـلْـقَةِ الْإِخْوَانِ

بے شک انہوں نے تجھے مقدّم کر لیا اور اپنے دوستوں کو چھوڑ دیا اور اپنے بھائیوں کے دائرہ سے دور ہو گئے۔

قَـدْ وَدَّعُـوْا أَهْـوَآءَ هُـمْ وَنُـفُـوْسَهُـمْ وَتَبَـرَّءُ وْا مِـنْ کُـلِّ نَشْـبٍ فَـانِ

انہوں نے اپنی خواہشوں اور نفسوں کو یکسر چھوڑ دیا اور ہر فانی مال و منال سے بیزار ہو گئے۔

ظَهَـرَتْ عَـلَيْهِـمْ بَيِّنَـاتُ رَسُوْلِهِمْ فَتَـمَـزَّقَ الْاَهْـوَاءُ کَـالْاَوْثَـانِ

ان پر اپنے رسول کے روشن دلائل ظاہر ہوئے تو ان کی نفسانی خواہشیں بُتوں کی طرح ٹکڑے ٹکڑے ہو گئیں۔

فِـیْ وَقْـتِ تَـرْوِيْـقِ الـلَّيَـالِیْ نُوِّرُوْا وَاللّٰهُ نَـجَّـاهُـمْ مِّـنَ الـطُّـوْفَـانِ

وہ راتوں کی تاریکی کے وقت منوّر ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں طوفان سے نجات دے دی۔

قَـدْ هَـاضَهُـمْ ظُلْـمُ الْاُنَـاسِ وَضَيْمُهُـمْ فَتَثَبَّتُـوْا بِـعِـنَـايَـةِ الْـمَـنَّـانِ

بے شک لوگوں کے ظلم و ستم نے انہیں چُور چُور کر دیا پھر بھی خدائے محسن کی عنائت سے وہ ثابت قدم رہے۔

نَهَـبَ الـلِّـئَـامُ نُشُوْبَهُـمْ وَعِـقَارَهُـمْ فَتَهَـلَّـلُـوْا بِـجَـوَاهِـرِ الْـفُـرْقَـانِ

رذیل لوگوں نے ان کے مال اور جائیداد کو لوٹ لیا مگر اس کے عوض قرآن کے موتی پا کر ان کے چہرے چمک اٹھے۔

كَسَحُوا بُيُوتَ نُفُوسِهِمْ وَتَبَادَرُوا   لِتَمَتُّعِ الْإِيقَانِ وَالْإِيمَانِ

انہوں نے اپنے نفس کے گھروں کو خوب صاف کیا اور یقین و ایمان کی دولت سے فائدہ اٹھانے کے لئے آگے بڑھے۔

قَامُوا بِإِقْدَامِ الرَّسُولِ بِغَزْوِهِمْ   كَالْعَاشِقِ الْمَشْغُوفِ فِي الْمَيْدَانِ

وہ رسول کی پیش قدمی پر اپنی جنگ میں ایک عاشقِ شیدا کی طرح میدان میں ڈٹ گئے۔

فَدَمُ الرِّجَالِ لِصِدْقِهِمْ فِي حُبِّهِمْ   تَحْتَ السُّيُوفِ أُرِيقَ كَالْقُرْبَانِ

سوان جواں مردوں کا خون اپنی محبت میں ثابت قدمی کی وجہ سے تلواروں کے نیچے قربانیوں کی طرح بہایا گیا۔

جَاءُوكَ مَنْهُوبِينَ كَالْعُرْيَانِ   فَسَتَرْتَهُمْ بِمَلَاحِفِ الْإِيمَانِ

وہ تیرے پاس لٹے پٹے برہنہ شخص کی مانند آئے تو تُو نے انہیں ایمان کی چادریں اوڑھا دیں۔

صَادَفْتَهُمْ قَوْمًا كَرَوْثٍ ذِلَّةً   فَجَعَلْتَهُمْ كَسَبِيكَةِ الْعِقْيَانِ

تو نے انہیں گوبر کی طرح ذلیل قوم پایا تو تُو نے انہیں خالص سونے کی ڈلی کی مانند بنا دیا۔

حَتَّى انْثَنٰى بَرٌّ كَمِثْلِ حَدِيقَةٍ   عَذْبِ الْمَوَارِدِ مُثْمِرِ الْأَغْصَانِ

یہاں تک کہ خشک ملک اس باغ کی مانند ہو گیا جس کے چشمے شیریں ہوں اور جس کی ڈالیاں پھلدار ہوں۔

عَادَتْ بِلَادُ الْعُرْبِ نَحْوَ نَضَارَةٍ   بَعْدَ الْوَجٰى وَ الْمَحْلِ وَ الْخُسْرَانِ

ملکِ عرب خشک سالی۔ قحط اور تباہی کے بعد شاداب ہو گیا۔

كَانَ الْحِجَازُ مَغَازِلَ الْغِزْلَانِ   فَجَعَلْتَهُمْ فَانِينَ فِي الرَّحْمَانِ

اہلِ حجاز آھو چشم عورتوں سے عشق بازی میں لگے ہوئے تھے سو تُو نے انہیں خدائے رحمٰن (کی محبت) میں فانی بنا دیا۔

شَيْئَانِ كَانَ الْقَوْمُ عُمْيًا فِيهِمَا   حَسْوُ الْعُقَارِ وَ كَثْرَةُ النِّسْوَانِ

دو باتیں تھیں جن میں قوم اندھی ہو رہی تھی یعنی مزے لے لے کر شراب نوشی اور بہت سی عورتیں رکھنا۔

أَمَّـا الـنِّسَـاءُ فَـحُـرِّمَـتْ إِنْـكَـاحُـهَـا   زَوْجًـا لَّـهُ التَّـحْـرِيْـمُ فِـى الْـقُـرْآنِ

عورتوں سے متعلق تو یہ حکم ہوا کہ ان کا نکاح ایسے خاوند سے' جس کی حرمت قرآن میں آ گئی' حرام کر دیا گیا۔

وَ جَـعَـلْـتَ دَسْـكَـرَةَ الْـمُـدَامِ مُـخَـرَّبًـا   وَ أَزَلْـتَ حَـانَـتَـهَـا مِـنَ الْـبُـلْـدَانِ

اور تو نے مے خانوں کو ویران کر دیا اور شہروں سے شراب کی دکانیں ہٹا دیں۔

كَـمْ شَـارِبٍ بِـالـرَّشْـفِ دَنًّـا طَـافِـحًـا   فَـجَـعَـلْـتَـهُ فِـى الـدِّيْـنِ كَـالـنَّـشْـوَانِ

بہت سے تھے جو لبالب خم لنڈھا جاتے تھے سو تُو نے ان کو دین میں متوالے بنا دیا۔

كَـمْ مُـحْـدِثٍ مُـسْـتَـنْـطِـقِ الْـعِـيْـدَانِ   قَـدْ صَـارَ مِـنْـكَ مُـحَـدَّثَ الـرَّحْـمَـانِ

کتنے ہی بدعتی سارنگیاں بجانے والے تیرے طفیل خدائے رحمان سے ہم کلام ہو گئے۔

كَـمْ مُـسْـتَـهَـامٍ لِـلـرَّشُـوْفِ تَـعَـشُّـقًـا   فَـجَـذَبْـتَـهُ جَـذْبًـا إِلَـى الْـفُـرْقَـانِ

بہتیرے معطّر دہن عورتوں کے عشق میں سرگرداں تھے سو تُو نے انہیں فرقان کی طرف کھینچ لیا۔

أَحْـيَـيْـتَ أَمْـوَاتَ الْـقُـرُوْنِ بِـجَـلْـوَةٍ   مَـاذَا يُـمَـاثِـلُـكَ بِـهٰـذَا الـشَّـانِ

تو نے صدیوں کے مُردوں کو ایک ہی جلوہ سے زندہ کر دیا۔ کون ہے جو اس شان میں تیرا مثیل ہو سکے؟

تَـرَكُـوا الْـغَـبُـوْقَ وَ بَـدَّلُـوْا مِـنْ ذَوْقِـهٖ   ذَوْقَ الـدُّعَـاءِ بِـلَـيْـلَـةِ الْأَحْـزَانِ

انہوں نے شام کی شراب چھوڑ دی اور اس کی لذّت کو غم کی راتوں میں دعا کی لذت سے بدل دیا۔

كَـانُـوْا بِـرَنَّـاتِ الْـمَـثَـانِـىْ قَـبْـلَـهَـا   قَـدْ أُحْـصِـرُوْا فِـىْ شُـحِّـهَـا كَـالْـعَـانِـىْ

وہ اس سے پہلے دوتارے کی سُروں کی حرص میں قیدیوں کی طرح گرفتار تھے۔

قَـدْ كَـانَ مَـرْتَـعُـهُـمْ أَغَـانِـىْ دَائِـمًـا   طَـوْرًا بِـغِـيْـدٍ تَـارَةً بِـدِنَـانِ

ان کے عیش و عشرت کا میدان ہمیشہ ہی راگ و رنگ تھا۔ کبھی تو نازک اندام عورتوں سے شغل کرتے اور کبھی شراب کے مٹکوں سے۔ • • • • •

مَا كَانَ فِكْرٌ غَيْرَ فِكْرِ غَوَانِیْ　　أَوْ شُرْبِ رَاحٍ أَوْ خَيَالِ جِفَانٖ

انہیں حسین عورتوں کے سوا اور کوئی فکر نہ تھی یا پھر وہ شراب نوشی میں مصروف رہتے یا شراب کے پیالوں کے تصوّر میں محو ہوتے۔

كَانُوْا كَمَشْغُوْفِ الْفَسَادِ بِجَهْلِهِمْ　　رَاضِيْنَ بِالْأَوْسَاخِ وَالْأَدْرَانٖ

وہ اپنے اکھڑ پن کی وجہ سے فساد کے شیفتہ تھے اور میل کچیل اور ناپاکی پر خوش تھے۔

عَيْبَانِ كَانَ شِعَارَهُمْ مِنْ جَهْلِهِمْ　　حُمُقُ الْحِمَارِ وَ وَثْبَةُ السِّرْحَانٖ

ان کی جہالت کی وجہ سے دو عیب ان کے لازمِ حال تھے یعنی گدھے کی اَڑ اور بھیڑیے کا حملہ۔

فَطَلَعْتَ يَا شَمْسَ الْهُدٰى نُصْحًا لَّهُمْ　　لِتُضِيْئَهُمْ مِنْ وَّجْهِكَ النُّوْرَانِیْ

سو اے آفتابِ ہدایت! تو نے ان کی خیر خواہی کے لئے طلوع کیا تا اپنے نورانی چہرہ سے تو انہیں منوّر کر دے۔

أُرْسِلْتَ مِنْ رَّبٍّ كَرِيْمٍ مُّحْسِنٍ　　فِی الْفِتْنَةِ الصَّمَّاءِ وَالطُّغْيَانٖ

تو رب کریم محسن کی طرف سے خوفناک فتنے اور طغیان و سرکشی کے وقت بھیجا گیا۔

يَا لَلْفَتٰى مَا حُسْنُهٗ وَ جَمَالُهٗ　　رَيَّاهُ يُصْبِی الْقَلْبَ كَالرَّيْحَانٖ

واہ! کیا ہی جوان مرد ہے! کیسے حسن و جمال والا ہے! جس کی خوشبو دل کو ریحان کی طرح موہ لیتی ہے۔

وَجْهُ الْمُهَيْمِنِ ظَاهِرٌ فِیْ وَجْهِهٖ　　وَ شُئُوْنُهٗ لَمَعَتْ بِهٰذَا الشَّانٖ

آپ کے چہرہ میں خدا کا چہرہ نمایاں ہے اور خدا کی صفات (آپ کی) اس شان سے جلوہ گر ہو گئیں۔

فَلِذَا يُحَبُّ وَ يُسْتَحَقُّ جَمَالُهٗ　　شَغَفًا بِهٖ مِنْ زُمْرَةِ الْأَخْدَانٖ

سو اسی لئے تو آپ سے محبت کی جاتی ہے اور آپ کا ہی جمال اس لائق ہے کہ دوستوں کے گروہ میں سے صرف آپ ہی سے بے پناہ محبت کی جائے۔

سُمْحٌ كَرِيْمٌ بَاذِلٌ خِلُّ التُّقٰى　　خِرْقٌ وَفَاقَ طَوَائِفَ الْفِتْيَانٖ

آپ خوش خُلق، معزز، سخی، تقویٰ کے سچے دوست، فیاض اور جواں مردوں کے گروہوں پر فوقیت رکھنے والے ہیں۔

فَاقَ الْوَرٰی بِکَمَالِہٖ وَ جَمَالِہٖ وَ جَلَالِہٖ وَ جَنَانِہِ الرَّیَّانِ

آپ ساری خلقت سے اپنے کمال اور اپنے جمال اور اپنے جلال اور اپنے شاداب دل کے ساتھ فوقیت لے گئے ہیں۔

لَا شَکَّ أَنَّ مُحَمَّدًا خَیْرُالْوَرٰی رَیْقُ الْکِرَامِ وَ نُخْبَۃُ الْأَعْیَانِ

بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم خیرالوریٰ معززین میں سے برگزیدہ اور سرداروں میں سے منتخب وجود ہیں۔

تَمَّتْ عَلَیْہِ صِفَاتُ کُلِّ مَزِیَّۃٍ خُتِمَتْ بِہٖ نَعْمَاءُ کُلِّ زَمَانِ

ہرقسم کی فضیلت کی صفات آپ پر کمال کو پہنچ گئیں اور ہر زمانہ کی نعمتیں آپ پر ختم ہوگئیں ہیں۔

وَاللّٰہِ إِنَّ مُحَمَّدًا کَرِدَافَۃٍ وَ بِہِ الْوُصُوْلُ بِسُدَّۃِ السُّلْطَانِ

بخدا! بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم (خدا کے) نائب کے طور پر ہیں اور آپ ہی کے ذریعہ دربارِ شاہی میں رسائی ہوسکتی ہے۔

ھُوَ فَخْرُ کُلِّ مُطَھَّرٍ وَّ مُقَدَّسٍ وَ بِہٖ یُبَاھِی الْعَسْکَرُ الرُّوْحَانِیْ

آپ ہر ایک مطہّر اور مقدّس کا فخر ہیں اور روحانی لشکر آپ پر ہی ناز کرتا ہے۔

ھُوَ خَیْرُ کُلِّ مُقَرَّبٍ مُّتَقَدِّمٍ وَالْفَضْلُ بِالْخَیْرَاتِ لَا بِزَمَانِ

آپ ہر مقرّب اور (راہ سلوک میں) آگے بڑھنے والے سے افضل ہیں اور فضیلت کارہائے خیر پر موقوف ہے نہ کہ زمانہ پر۔

وَالطَّلُّ قَدْ یَبْدُوْ أَمَامَ الْوَابِلِ فَالطَّلُّ طَلٌّ لَیْسَ کَالتَّھْتَانِ

اور ہلکا مینہ (یعنی پھوار) کبھی موسلا دھار بارش سے پہلے ہوتا ہے۔ ہلکا مینہ' ہلکا مینہ ہی ہے موسلا دھار بارش کی طرح نہیں

بَطَلٌ وَّحِیْدٌ لَا تَطِیْشُ سِھَامُہٗ ذُوْ مُصْمِیَاتٍ مُوْبِقُ الشَّیْطَانِ

آپ یگانہ پہلوان ہیں جس کے تیر خطا نہیں جاتے۔ آپ ٹھیک نشانے پر لگنے والے تیروں کے مالک (اور) شیطان کو ہلاک کرنے والے ہیں۔

ھُوَ جَنَّۃٌ إِنِّیْ أَرٰی أَثْمَارَہٗ وَ قُطُوْفَہٗ قَدْ ذُلِّلَتْ لِجَنَانِیْ

آپ ایک باغ ہیں۔ بے شک میں دیکھتا ہوں کہ اس کے پھل اور اس کے خوشے میرے دل کیلئے جھکا دیئے گئے ہیں۔

أَلْفَيْتُهٗ بَحْرَ الْحَقَائِقِ وَالْهُدٰی　　وَرَأَيْتُهٗ كَالدُّرِّ فِی اللَّمَعَانِ

میں نے آپ کو حقائق اور ہدایت کا سمندر پایا اور چمک دمک میں آپ کو موتی کی طرح پایا۔

قَدْ مَاتَ عِيْسٰی مُطْرِقًا وَّ نَبِيُّنَا　　حَیٌّ وَ رَبِّیْ إِنَّهٗ وَافَانِیْ

عیسیٰ تو سر جھکائے وفات پا گئے اور ہمارے نبی زندہ ہیں اور مجھے ربّ کی قسم! آپ نے مجھ سے ملاقات بھی کی ہے۔

وَاللّٰهِ إِنِّیْ قَدْ رَأَيْتُ جَمَالَهٗ　　بِعُيُوْنِ جِسْمِیْ قَاعِدًا بِمَكَانِیْ

بخدا! میں نے آپ کے جمال کو اپنی جسمانی آنکھوں سے اپنی جگہ پر بیٹھے ہوئے دیکھا ہے۔

هَا إِنْ تَظَنَّيْتَ ابْنَ مَرْيَمَ عَائِشًا　　فَعَلَيْكَ إِثْبَاتًا مِنَ الْبُرْهَانِ

دیکھ! اگر تُو بھی ابن مریم کو زندہ گمان کرتا ہے۔ تو دلیل سے ثابت کرنا تجھ پر لازم ہے۔

أَ فَأَنْتَ لَاقَيْتَ الْمَسِيْحَ بِيَقْظَةٍ　　أَوْ جَاءَكَ الْأَنْبَاءُ مِنْ يَقْظَانِ

کیا تو مسیح سے بیداری میں مل چکا ہے یا کسی جیتے جاگتے سے تمہیں ایسی خبریں ملی ہیں۔

اُنْظُرْ اِلَی الْقُرْآنِ كَيْفَ يُبَيِّنُ　　أَ فَأَنْتَ تُعْرِضُ عَنْ هُدَی الرَّحْمَانِ

قرآن کو دیکھ کہ وہ کیسے واضح طور پر بیان کرتا ہے۔ کیا تو خدائے رحمان کی ہدایت سے مُنہ پھیرتا ہے؟

فَاعْلَمْ بِأَنَّ الْعَيْشَ لَيْسَ بِثَابِتٍ　　بَلْ مَاتَ عِيْسٰی مِثْلَ عَبْدٍ فَانٍ

جان لے کہ زندگی تو ثابت نہیں بلکہ عیسیٰ ایک فانی بندہ کی طرح مر چکے ہیں۔

وَ نَبِيُّنَا حَیٌّ وَّ إِنِّیْ شَاهِدٌ　　وَ قَدِ اقْتَطَفْتُ قَطَائِفَ اللُّقْيَانِ

اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں اور بے شک میں گواہ ہوں اور میں نے آپ کی ملاقات کے ثمرات حاصل کئے ہیں۔

وَ رَأَيْتُ فِیْ رَيْعَانِ عُمْرِیْ وَجْهَهٗ　　ثُمَّ النَّبِیُّ بِيَقْظَتِیْ لَاقَانِیْ

میں نے تو (اپنے) عنفوانِ شباب میں ہی آپ کا چہرہ مبارک دیکھا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری بیداری میں بھی مجھے ملے ہیں۔

اِنِّیْ لَقَدْ أُحْیِیْتُ مِنْ إِحْیَائِہٖ وَاھًا لِإِعْجَازٍ فَمَا أَحْیَانِیْ

بے شک میں آپ کے زندہ کرنے سے ہی زندہ ہوا ہوں۔سبحان اللہ! کیا اعجاز ہے اور مجھے کیا خوب زندہ کیا ہے!

یَا رَبِّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّکَ دَائِمًا فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا وَ بَعْثٍ ثَانٖ

اے میرے ربّ! اپنے نبی پر ہمیشہ درود بھیجتا رہ۔اس دنیا میں بھی اور دوسری دنیا میں بھی۔

یَا سَیِّدِیْ قَدْ جِئْتُ بَابَکَ لَاھِفًا وَالْقَوْمُ بِالْإِکْفَارِ قَدْ آذَانِیْ

اے میرے آقا! میں تیرے دروازے پر مظلوم ومضطر فریادی کی حالت میں آیا ہوں جبکہ قوم نے (مجھے) کافر کہہ کر ایذا دی ہے۔

یَفْرِیْ سِھَامُکَ قَلْبَ کُلِّ مُحَارِبٍ وَ یَشُجُّ عَزْمُکَ ھَامَةَ الثُّعْبَانٖ

تیرے تیر ہر جنگجو کے دل کو چھید دیتے ہیں اور تیرا عزم اژدھا کے سر کو کچل ڈالتا ہے۔

لِلّٰہِ دَرُّکَ یَا اِمَامَ الْعَالَمِ أَنْتَ السَّبُوْقُ وَ سَیِّدُ الشُّجْعَانٖ

آفرین تجھ پر اے دنیا کے امام! تو سب پر سبقت لے گیا ہے اور بہادروں کا سردار ہے۔

أُنْظُرْ اِلَیَّ بِرَحْمَةٍ وَّ تَحَنُّنٍ یَا سَیِّدِیْ أَنَا أَحْقَرُ الْغِلْمَانٖ

تُو مجھ پر رحمت اور شفقت کی نظر کر۔اے میرے آقا! میں ایک حقیر ترین غلام ہوں۔

یَا حِبِّ إِنَّکَ قَدْ دَخَلْتَ مَحَبَّةً فِیْ مُھْجَتِیْ وَ مَدَارِکِیْ وَ جَنَانِیْ

اے میرے آقا! تو از راہِ محبت میری جان، میرے حواس اور میرے دل میں داخل ہو گیا ہے۔

مِنْ ذِکْرِ وَجْھِکَ یَا حَدِیْقَةَ بَھْجَتِیْ لَمْ أَخْلُ فِیْ لَحْظٍ وَّلَا فِیْ آنٖ

اے میری خوشی کے باغ! تیرے چہرے کی یاد سے مَیں ایک لحظہ اور آن کے لئے بھی خالی نہیں رہا۔

جِسْمِیْ یَطِیْرُ إِلَیْکَ مِنْ شَوْقٍ عَلَا یَا لَیْتَ کَانَتْ قُوَّةُ الطَّیَرَانٖ

میرا جسم تو شوقِ غالب سے تیری طرف اڑنا چاہتا ہے۔اے کاش! مجھ میں اڑنے کی طاقت ہوتی۔

(آئینہ کمالات اسلام۔روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۹۰ تا ۵۹۴)